

آمد آمد ہے کہ راستے میں خاک کے بجائے پھولوں کا جلوہ نظر آتا ہے۔

جس محبوب کی خصلتیں بہشت کی سی ہوں اور اس کے ذوق میں بھی انتہائی نفاست نمایاں ہو، ظاہر ہے کہ وہ آٹے تو گرد و غبار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ہاں، خاک کی جگہ پھولوں کا جلوہ ہو تو بات بنتی ہے۔

۴۔ شرح : اگر محبوب کو میری فریاد و فغاں پر رحم نہ آیا تو خیر، خود مجھے تو اپنے آپ پر رحم آنا چاہیے تھا۔ اگر میری فریاد و فغاں میں اتنا اثر نہیں تھا کہ محبوب کو متاثر کر سکتا تو خود مجھے تو ضرور متاثر کر دینا چاہیے تھا لیکن ظاہر ہو گیا کہ میری فریاد و فغاں بالکل بے اثر ہے۔ یہ محبوب پر تو کیا اثر کرے گی، ستم یہ ہے کہ مجھ پر بھی کچھ اثر نہیں کرتی۔

۵۔ لغات۔ خراب : مست، مدہوش۔

شرح : شراب پینے والے جلوہ گل کے تصور سے مدہوش ہو

گئے ہیں۔ شراب خانے کے دیوار و در میں تو کچھ بھی نہیں۔

جلوہ گل سے اشارہ بہار کی طرف ہے۔ بظاہر مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ شراب خانے میں تو کچھ بھی نہیں رہا۔ اس کے دیوار و در میں تو خاک اڑ رہی ہے۔ اب شراب نوش صرف بہار کے خیال سے بدست ہیں۔

۶۔ شرح : عشق نے میرا سب کچھ برباد کر دیا۔ اب میرے گھر

میں تعمیر کی حسرت کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ یعنی پھر سے سب کچھ بنا لینے کی آرزو ہے، لیکن بنا لینے پر قدرت حاصل نہیں وہ آرزو حسرت بن کر رہ گئی ہے۔ عشق بدستور غارت گری میں لگا ہوا ہے وہ بربادی کی خود چھوڑ نہیں سکتا۔ میں شرمندہ ہوں کہ اس کے ذوقِ غارت کی تسکین کے لیے کیا پیش کروں؟

۷۔ شرح : اے اسد! اب ہم صرف دل لگی کی خاطر شعر کہتے ہیں

ورنہ وہ جو غرہ تھا کہ ہم صاحبِ بہرہیں اور دنیا کو اپنے جوہر دکھائیں گے تو